روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ ہفتہ۔ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۲۸ نبوت ۱۳۷۱ ہش۔ ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء نمبر ۲۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچائی سے اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے

سچائی ایک ایسی چیز ہے جس سے اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے۔ خاندان کی اصلاح ہوتی ہے اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے۔ پس میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ سچائی کو اختیار کریں۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ آخر دنیا میں ہزاروں ہزار راستباز گذرے ہیں۔ اسی لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں جو نہیں ہوسکتی۔ تم فیصلہ کرلو کہ ہم نے سچ بولنا ہے۔ چاہے اس کے بدلہ میں ہم ذلیل ہوں شرمندہ ہوں یا کوئی اور نقصان اٹھانا پڑے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اس بات کو اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے دو طرح کی تقسیم کی ہوئی ہے کبھی تو وہ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی انسان کی مان لیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ ہمیشہ انسان کی مرضی کے مطابق ہی کام ہوا کریں۔ اگر ایسا سمجھا جائے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی ہمیشہ انسان کے ارادوں کے موافق ہو تو پھر امتحان کوئی نہ رہا۔ کون چاہتا ہے کہ آرام عیش وعشرت اور ہر طرح کے سکھ سے دکھ میں مبتلا ہوؤں۔ جس کے تین چار بیٹے ہوں، وہ کب چاہتا ہے کہ یہ مر جائیں اور کون چاہتا ہے کہ میری تمام خوشیاں دکھوں اور مصیبتوں سے تبدیل ہو جاویں غرض خدا تعالیٰ نے امتحان کو انسان کی ترقی کے لئے اور یا اس کی بدگوہری ظاہر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ بہت لوگ امتحان کے وقت طرح طرح کی باتیں بنانے لگ جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کے باطل توہمات اور وساوس انہیں اٹھا کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۸۸-۲۸۹)

بچپن سے ہی اپنے رب سے پیار اور ذاتی تعلق قائم کرنا چاہیئے

اقتباس از تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خدا کی محبت ایک ایسا پاکیزہ جذبہ ہے ایک ایسا باوفا جذبہ ہے جو دل میں ایک دفعہ داخل ہو جائے تو بڑھتا تو رہتا ہے۔ چھوڑتا کبھی نہیں اور اس کے لئے بہت ہی اچھی عمر، بہت صحیح عمر بچپن کی عمر ہے جن دلوں میں بچپن میں اللہ تعالیٰ کی محبت داخل ہو جائے وہ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں کیونکہ پھر ساری زندگی یہ محبت وفا کرتی ہے۔ انسان کسی حالت میں چلا جائے۔ وہ اس محبت سے خالی نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے یہی وہ عمر ہے جس میں آپ کو اپنے رب سے پیار کرنا چاہیئے۔ اپنے رب سے محبت کے آداب سیکھنے چاہئیں اور ذاتی تعلق قائم کر لینا چاہیئے یہاں تک کہ ہر بچہ کے دل میں یہ یقین پیدا ہو جائے کہ میرا خدا میرا ہے۔ اور میرے ماں باپ کا بھی واسطہ بیچ میں نہیں۔ میں براہ راست اپنے اللہ سے محبت رکھتا ہوں۔ اس سے ذاتی تعلق رکھتا ہوں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ خدا سے دعائیں کریں۔ بچپن ہی سے اپنے رب سے مانگنا سیکھیں۔ جس طرح ماں سے بچہ مانگتا ہے اور ماں عطا کرتی ہے تو اس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ بچہ کی محبت کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ جب ماں اس پر رحم کرتی ہے اس کی باتیں مانتی ہے تو اس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور ماں کی محبت اس طرح بڑھتی ہے کہ اگر وہ نہ دے اور بچہ پھر بھی خوش رہے اور راضی رہے اور اس کے چہرہ پر کوئی غصہ نہ آئے کوئی نفرت پیدا نہ ہو۔ کوئی انتقام کے آثار آنکھوں میں نہ آئیں (ایسے بھی بدقسمت بچے ہوتے ہیں جو اس طرح ماں سے سلوک کرتے ہیں) تو ایسا بچہ جو ماں کے نہ دینے پر بھی راضی ہو جاتا ہے اس سے مائیں بے اختیار محبت کرنے لگ جاتی ہیں۔ پس دو طرفہ محبت کے سلسلے میں یک طرفہ نہیں۔ آپ اپنے رب سے اس طرح محبت کرنا سیکھیں کہ جب اس سے مانگیں اور وہ عطا فرما دے تو اس وقت بھی اس کے حضور جھک جایا کریں اور جھک جایا کریں جب مانگیں اور نہ عطا کرے تو اس لئے خوش ہوا کریں کہ اس کے نتیجہ میں خدا اور بھی آپ سے محبت کرے گا۔ اور تب بھی اس کا شکر ادا کیا کریں۔ تب بھی اس سے راضی رہا کریں تاکہ اس کے

تقریب شادی

مکرم ملک اختر احمد خان صاحب ابن مکرم ملک انور احمد خان صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور روڈ راولپنڈی کا نکاح ہمراہ محترمہ ڈاکٹر امۃ البصیر عائشہ صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالسمیع خان صاحب آف فیصل آباد سے مبلغ تیس ہزار/۳۰،۰۰۰ روپے حق مہر پر مورخہ ۲۵ ستمبر ۹۲ء کو بیت احمد مری روڈ راولپنڈی میں پڑھا گیا اور مورخہ ۱۶ اکتوبر ۹۲ء کو ربوہ سے برات فیصل آباد روانہ ہوئی جس میں از راہ شفقت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضور پرنور کی ہمشیرہ صاحبہ حضرت صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ نے بھی برات میں شرکت فرمائی۔ ۱۸ اکتوبر کو دعوت ولیمہ راولپنڈی میں کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ مکرم ملک اختر احمد خان صاحب حضرت چوہدری حاکم دین صاحب وڑائچ آف لگے گجرات رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے پڑنواسے ہیں۔ اسی طرح محترمہ ڈاکٹر امۃ البصیر عائشہ صاحبہ حضرت ملک علی بخش صاحب بھیرپالی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی نواسی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال مکرم شفقت اللہ خان صاحب ابن مکرم مجید اللہ خان صاحب سکنہ سرکھ مور جھنگی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان نے بی۔ ایس۔ سی کے امتحان میں ذکریا یونیورسٹی ملتان میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ آپ مرحوم سردار فیض اللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے پوتے اور مکرم غلام حسن خان صاحب جو کافی عرصہ سیکرٹری مال ملتان رہے اور نہایت مخلص احمدی تھے کے نواسے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸۔ نبوت ۱۳۷۱ ہش ۲۸۔ نومبر ۱۹۹۲ء

خدا کی راہ میں خرچ کرنا

خرچ کے سلسلہ میں دو باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو کچھ خدا نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اور دوسری یہ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ پہلی بات کی اہمیت تو اس بات میں مضمر ہے کہ صرف خدا تعالیٰ ہی سے لو اور اسی کے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرو۔ خدا تعالیٰ سے لینے کا مطلب یہ ہے کہ حق حلال کی کمائی ہو۔ ہر پیسہ جائز طور پر کمایا ہوا ہو۔ اگر اس میں سے ہم خرچ کریں گے تو یقیناً یہ کہا جا سکے گا کہ خدا کے دیئے ہوئے میں سے خرچ کر رہے ہیں۔ اگر خدا نخواستہ کوئی رقم کسی نے غلط طریق پر ہتھیائی ہے تو اس میں سے خرچ کرنا بے معنی ہو جائے گا۔ اوّل تو اس رقم کا حصول ہی بے معنی ہے لیکن اس میں سے خرچ کرنا تو بالکل ہی بے معنی ہے۔ اور کسی صورت بھی نتیجہ خیز نہیں۔

دوسری بات یہ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ بات بھی نہائت ضروری ہے۔ یونہی اِدھر اُدھر خرچ کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کی کونسی راہیں ہیں۔ جن پر خرچ کیا جائے ہر وقت اور ہر لمحہ تو انسان خدا تعالیٰ سے پوچھ نہیں سکتا کہ اس کی کون سی راہ ہے۔ اس کے لئے بھی اصول مقرر ہیں۔ ہر جائز خرچ اور زندگی کو برقرار رکھنے کیلئے خرچ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے مترادف ہے۔ خدا تعالیٰ کی "عیال" پر خرچ بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ غالباً یہ باتیں تو بہت حد تک ہم سب پہلے ہی جانتے ہیں۔ اپنے اوپر خرچ۔ اپنے بیوی بچوں پر خرچ۔ اپنے رشتہ داروں پر خرچ۔ اور اپنے دوستوں یا ضرورت مندوں پر خرچ، یہ سب خرچ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے طریق ہیں۔ اور ان راہوں میں خرچ کرنا ہمارے لئے برکت کا باعث ہے۔

لیکن ہم ایک اور خرچ کی طرف خصوصی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ بات جس پر امام کہے خرچ کرو وہ بالکل ایسا ہی ہے گویا ہم نے خدا تعالےٰ سے پوچھ لیا کہ کہاں خرچ کیا جائے۔ امام جماعت کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور تائید سے رہنمائی کرتا ہے۔ اس کا اس طرح کی کوئی بات کہنا ایسا ہی ہے جیسے خدا نے کہہ دیا ہو کہ فلاں کام میں خرچ کرو۔ پس امام کی آواز کو سُن کر اس کے مطابق خرچ صحیح معنوں میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے مترادف ہے۔

تا دمِ تحریر مری بات بات اک راز ہے
اور قرطاس و قلم کا اور ہی انداز ہے
میری خاموشی معمّہ بن گئی اس کے لئے
اس کی باتیں کہہ رہی ہیں وہ زمانہ ساز ہے

ابوالاقبال

○

دِل کے پردوں میں کوئی شخص چھُپا لگتا ہے
مَیں جسے شوق سے دیکھوں وہ خدا لگتا ہے

حسن واحسان کی یورش نے بدل دی ہر بات
دل ہمہ وقت جو راضی برضا لگتا ہے

اُن کے چھُپ رہنے کو فقدانِ محبّت نہ کہو
غور سے دیکھو یہ اندازِ حیا لگتا ہے

ایک مَیں ہی تو نہیں طوق و سلاسل کا اسیر
میرا ماحول بھی خوابوں میں گھرا لگتا ہے

اس نے پھینکا تو ہے پتھّر مِری جانب لیکن
یہی پتھّر مرے زخموں کی دَوا لگتا ہے

کون مقتل کے تقدّس کا بھرم رکھے گا
کام یہ بھی تو مرے نام لکھا لگتا ہے

بات ہوگی نہ کوئی تو پسِ پردہ اے دوست
مِرا اظہارِ تشکّر بھی گِلہ لگتا ہے

بن گیا ہوں مَیں نسیم ان کے سِتم کا خُوگر
نارَوا تھا جو مجھے اب وہ رَوا لگتا ہے

نسیم سیفی

واقفین بچّوں میں سخت جانی اور اطاعت کی عادت ڈالیں

حضور نے فرمایا:

"واقفین بچّوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا۔ نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا، اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے، انصار اللہ کی ذمّہ داری تو بعد میں آئے گی لیکن ۱۵ سال کی عمر تک، خدام کی حد تک تو آپ تربیت کر سکتے ہیں، خدام کی حد تک اگر تربیت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر انصار کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پہ ہی کوئی ہو گا۔ ورنہ جتنی لمبی نالی سے گولی چلائی جائے اتنی دیر تک سیدھی رہتی ہے۔ خدام کی حد تک اگر تربیت کی نالی لمبی ہو جائے تو خدا کے فضل سے پھر موت تک وہ انسان سیدھا ہی چلے گا۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۰۔ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

"جب اللہ تعالیٰ (صاحب ایمان) کی نسبت بات کرتا ہے تو فرماتا ہے کہ اس کا رُخ اس طرف ہوتا ہے کہ وہ پہلے حُسن کو اختیار کرتا ہے اور حسن کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں بدی کو باہر دھکیل دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہی تم کرو۔ خالی بدی کو چھوڑنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے جب تک بہتر قدر نہ ملے تم کس طرح بدی سے باز رہ سکتے ہو۔

اسکی ایک مثال تذکرۃ الاولیاء میں ملتی ہے ۔ ایک موقع پر ایک صاحب گذر رہے تھے ۔ پاس ہی مسجد تھی اور جس طرح بعض دفعہ مسجد کی چھوٹی چھوٹی دیواریں ہوتی ہیں جس سے صحن میں نظر پڑ رہی ہوتی ہے ۔ اس کی اچانک مسجد میں نظر جو پڑی تو اس نے دیکھا کہ ایک لڑکا ایک جوتی میں کانٹا کھڑا کر رہا ہے اور وہ کانٹے کو بڑے سلیقے سے ٹکا رہا تھا اور وہ کھڑے ہو کر دیکھتا رہا یہ کیا کرتا ہے ۔ جب اس نے جوتی میں کانٹا لگا لیا ۔ اندر ایک ہی تو نمازی تھا ۔ ایک ہی جوتی پڑی تھی ۔ تو بے خوف ہو کر کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا اس نے کانٹا سجایا اور بھاگ کر غسل خانے میں چھپ کر پھر وہ جھانکنے لگا کہ اب دیکھیں کیا ہوتا ہے ۔ اس کی نظر بڑی صاحب فہم تھا ۔ ان حکمتوں کو جانتا تھا جو قرآن نے بیان فرمائی ہیں ۔ اس نے جا کر اسکو منع نہیں کیا ۔ اس نے اس بچے سے جا کر یہ کہا کہ میں نے ایک نظارہ دیکھا ہے ۔ تم نے اس طرح کانٹا لگایا اور انتظار کر رہے ہو ۔ میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں ۔ تمہارے دل میں ایک زندگی ہے ۔ ایک ترنگ ہے ۔ ولولہ ہے اور تم چاہتے ہو کہ EXCITE ہو تم چاہتے ہو کہ مجھے بہت مزہ آئے ۔ یہ نمازی جب واپس آئیگا ۔ اپنا پاؤں جوتی میں ڈالے گا ۔ کانٹا چبھے گا تو ایک دم چھلانگ لگائے گا چیخیں مارے گا اور رسی ہی کرے گا اور تم ہنستے ہوئے بھاگ جاؤ گے ۔ یہی بات ہے نا ۔ تو میں تمہیں ایک اور لذت کا طریق بھی بتاتا ہوں تم چاہو تو اس کو اختیار کر لو ۔ میں تمہیں یہ پیسے دیتا ہوں ۔ تم کانٹا نکال لو اور جوتی میں پیسے رکھ دو ۔ کیا پتہ کہ وہ غریب جو اس وقت نماز کے وقت کے علاوہ اندر گیا ہے ۔ اور جس کی جوتی اس کی فلاکت کا حال بتا رہی ہے ۔ پھٹی پرانی غریبانہ جوتی ہے ہو سکتا ہے وہ اندر دعا کرنے گیا ہو ۔ ہو سکتا ہے وہ بھوکا ہو ۔ تو تم یہ دو آنے جوتی کے اندر رکھ دو یا جو بھی پیسے تھے اس زمانہ کے اور پھر انتظار کرو اور دیکھو کہ کیا ہوتا ہے خدا نے اس بچے کا دل بدلنا تھا اس نے وہ بات تسلیم کر لی اور چھپ کر دیکھنے لگا ۔ کچھ دیر کے بعد وہ شخص نماز پڑھ کر واپس آیا ۔ جوتی میں پاؤں ڈالا تو اس کو کچھ عجیب سی بات لگی ۔ دیکھا تو اس میں پیسے پڑے ہوئے تھے خدا کی رحمت کے وارے ہونے لگا ۔ قربان جانے لگا اور اونچی اونچی خدا کے حمد کے گیت گانے لگا کہ اے میرے رب ! میں نے تو تجھ سے جا کر یہی کہا تھا نا ! کہ میں دنیا میں کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا سکتا ۔ تو مجھے اس سے بچا لے ۔ تو میرا بھرم رکھ لے ۔ میری عزت رکھ لے میرے آقا ۔ میں بھوکا ہوں تو میرے لئے انتظام کر ۔ اے خدا تو نے ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزارا تھا کہ میری جوتیوں کے طفیل میرے رزق کا انتظام فرما دیا کیا تیری شانِ رحمت ہے ۔ کیا تیری شانِ استغناء ہے ۔ تو مستغنی بھی ہے اپنے بندوں سے اور بے انتہا رحم کرنے والا بھی ہے وہ جھکتا ہے تیری طرف تو اس کی طرف جھکتا ہے رحمت کے ساتھ یہ نظارہ اس بچہ نے دیکھا تو وہ بہت رویا لیکن وہ خوشی کے آنسو تھے ۔ وہ لذت کے آنسو تھے ۔ ایسی لذت اس نے پائی کہ ساری زندگی کے لئے اس لذت کا چسکا اس کو پڑ گیا ۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ اس بچہ کا تاریخ اسلام میں عظیم ترین اولیاء اللہ میں شمار ہوتا ہے ۔ جس کے ساتھ یہ واقعہ گزرا تھا اس کو کہتے ہیں (برائی کا مقابلہ اعلیٰ درجہ کی نیکی سے کرو) کہ خالی بُرائی کو دور کرنے کا تقاضا خدا تم سے نہیں کرتا کیونکہ وہ تمہاری فطرت کو جانتا ہے تم لذتوں سے نا آشنا زندگی نہیں بسر کر سکتے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ بہتر چیزیں اختیار کر لو ۔ یہ تمہیں آسان طریق اور رستہ بتا رہا ہے نعمتوں کو پانے کا اور نیکیوں کو اختیار کرنے کا ۔ ان میں بھی تم لذتیں پاؤ گے اور اتنی شدید اور غالب آنے والی لذتیں پاؤ گے کہ دنیا کی لذتیں حقیر ہو ہو کر تمہارے دلوں سے اور تمہارے دماغوں سے نکلتی چلی جائیں گی وہ تمہارے خون سے اور تمہارے پور پور کو چھوڑ دیں گے جس طرح اعلیٰ آدمی جب آتے ہیں تو نسبتاً ادنیٰ جو قریب بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں ۔ وہ ان کو دھکیل کر زیادہ قرب میں آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور نسبتاً دنیا کی نظر میں جو گھٹیا لوگ یا کم درجہ کے لوگ ہوں وہ قرب کے مقام سے ہٹتے چلے جاتے ہیں ۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ پھر ان کو جوتیوں میں بھی جگہ نہیں ملتی اور وہاں سے بھی وہ باہر چلے جاتے ہیں ۔

پس یہ PHENOMENA ہے یہ وہ غیر مبدّل فطری قانون ہے ۔ جس کو خدا تعالیٰ پیش فرماتا ہے اور تربیت کے لئے اس سے پیارا اصول سوچا بھی نہیں جا سکتا ۔ فرماتا ہے ۔ تمہارے دلوں کا پیمانہ تو محدود ہی ہے ۔ لامتناہی لذتوں کی طاقت دنیا میں کسی انسان کو نہیں اس لئے ہم تمہیں یہ گر بتاتے ہیں کہ اچھی چیزوں سے لذت آشنائی کرنا شروع کر دو ۔ جب تم سیکھتے چلے جاؤ گے تو رفتہ رفتہ بُری چیزیں جوتیوں میں نکلتی چلی جائیں گی یہاں تک کہ تمہاری فطرت کی دہلیز پر بھی ان کو کوئی جگہ نہیں ملے گی ۔ یہ ہے پیغام (ـ) جسے مختلف رنگ میں خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے ۔ پس احمدی عورت نے اگر زندہ رہنا ہے اور احمدیت کو زندہ رکھنا ہے اگر اس نے رحمان خدا کے ساتھ اپنے تعلق کا حق ادا کرنا ہے تو اسے لازماً اس فطرت کے راز کو سمجھنا پڑے گا ۔ اور اس کو سمجھے بغیر اس کا اس دنیا میں گزارا نہیں ہو گا ۔ دنیا کی کششیں ۔ دنیا کی لذتیں ۔ مادہ پرستی کا دور اسے لازماً اپنی طرف کھینچ لے گا ۔ اگر اس نے اپنے ذوق کو درست نہ کیا اور اپنے رب کی طرف مائل نہ ہوئی اور جیسا کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس مسئلہ کو حل فرمایا سب سے آسان طریقہ اللہ کا پیار ہے اس سے زیادہ آسان طریقہ ہے کوئی نہیں اور سب سے زیادہ عورت قریب ہے اس پیار کے مرد کے مقابل پر بھی ۔ یعنی سفر کے آغاز میں عورت کو ADVANTAGE حاصل ہے کیونکہ اس کی طبیعت میں نرمی پائی جاتی ہے اس کی طبیعت میں نسبتاً زیادہ پیار پایا جاتا ہے ۔ اس کی طبیعت میں محبت کا مادہ زیادہ پایا جاتا ہے ۔ ساری دنیا میں صنفِ نازک کہتے ہیں یا اور رنگوں میں یاد کرتے ہیں ہر عورت کو جو نام دیا گیا اس میں اس طرف اشارہ موجود ہے کہ لطیف جذبات کے لحاظ سے مردوں کے مقابلہ پر فوقیت رکھتی ہے پس جس کو یہ فوقیت حاصل ہو اور اپنے رب کے ساتھ لطیف جذبات کا تعلق قائم نہ کرے اس سے بڑی محروم پھر اور کون سی ذات ہو گی ۔ خدا سے تعلق قائم کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔ اتنا آسان ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ اتنی آسان چیز کو کس طرح دنیا چھوڑ سکتی ہے روزمرہ صبح شام دن رات ہر لمحہ اللہ کی رحمت کا کوئی نہ کوئی جلوہ آپ پر ظاہر ہو رہا ہے ۔ صرف احساس کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے ۔ صرف یہ محسوس کرنے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے ساتھ اس ساری کائنات میں ہر وقت رحمان خدا ہم پر جلوہ گر ہو رہا ہے ۔ یہ احساس جوں جوں بیدار ہوتا چلا جائے گا ۔ دل حمد سے بھرتا چلا جائے گا ۔ دل ذکرِ الٰہی سے بھرتا چلا جائے گا اور اسی طرح حسن سے یہی وہ حسن ہے جو لازماً بدی کو دھکیل کر باہر پھینک دیتا ہے ۔

حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں :

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

اب دیکھیے کوئی مشکل نصیحت نہیں بیان فرمائی ۔ کوئی لمبا چوڑا جھگڑا یا منت کا نہیں بتایا ۔ کتنی آسان ۔ کتنی پیاری کتنی سادہ سی بات بیان فرما دی کہ دنیا میں ہر طرف آگ ہے اور ہلاکت ہے اور میں اس آگ کو دیکھ رہا ہوں وہ تمہارے قریب آ رہی ہے (ـ) کہتے ہیں میں تمہیں کوئی لمبا اور مشکل طریق نہیں بتاتا جس سے تم اس آگ سے بچو بہت آسان طریق ہے اور بہت پیارا طریق ہے جس دل میں اللہ کا پیار آ جائے اس کو آگ چھو نہیں سکتی چکھ نہیں سکتی ۔ کیونکہ خدا کے پیار کو دنیا کی کون سی آگ جلا سکتی ہے ۔ اس لئے اللہ تمہاری حفاظت کرے گا ۔ اگر اپنے دل میں رب کا پیار پیدا کر لو گے ۔

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

پروفیسر محمد نصر راجا لکھتے ہیں۔

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ۱۹۷۱ء میں ملک کس کٹھن اور پرآشوب دور سے گذر رہا تھا۔ ملکی معیشت پر اندرونی و بیرونی دباؤ اور بوجھ ناقابل برداشت اور ناقابل بیان حد تک بڑھ رہا تھا۔ مشرقی پاکستان میں انتہائی دگرگوں حالت کے ساتھ ساتھ فوجی اخراجات کی زیادتی اور اپنے اور بیگانوں کی یلغار نے ملک کو سخت پریشان حال کیا ہوا تھا۔ ان حالات کے باعث عوام وخواص کے اذہان پر ایک اچھا خاصا خوف طاری تھا کہ نیا مرکزی بجٹ ۷۲-۱۹۷۱ء بھاری عوامی ٹیکس لے کر آئے گا۔ اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتیں بہت چڑھ جائیں گی۔ لیکن ۲۶ جون ۱۹۷۱ء کی سہ پہر قوم کے لئے دوہری خوشگوار حیرت لے کر آئی۔ پہلی یہ کہ صدر پاکستان کے اقتصادی مشیر جناب ایم۔ ایم احمد نے اپنی بجٹ تقریر (جو ریڈیو پاکستان سے بھی نشر ہوئی) کا آغاز (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمان اور رحیم ہے) پڑھ کر کیا (جس کا ہمارے یہاں قطعاً رواج نہیں تھا) اور دوسری یہ کہ ایم۔ ایم احمد کا تیار کردہ بجٹ ہمارے ملک کے روایتی کمر توڑ بجٹوں کی بجائے ایک سکون بخش اور خوشکن بجٹ تھا۔ ۲۷ جون ۱۹۷۱ء کے ملکی اخبارات میں اس بجٹ کی تفاصیل اور اس پر ان کا اظہار خیال شائع ہوا۔

(الف) دی پاکستان ٹائمز (لاہور) کی شہ سرخی تھی۔ خود اعتمادی اور کفایت شعاری کا بجٹ۔ پاکستان ٹائمز کی اسی اشاعت کی دوسری خبر کی سرخی تھی۔ "بجٹ تجاویز کے حقیقت پسندانہ ہونے کا خیر مقدم کیا گیا۔" تفصیل میں درج تھا ہفتے کے روز جو بجٹ پیش کیا گیا۔ اس کا لاہور شہر میں بڑے اطمینان کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ کیونکہ نئے ٹیکسوں کے متعلق جو تجاویز رکھی گئی ہیں۔ ان کا عام آدمی پر زیادہ بوجھ نہیں پڑے گا۔

(ب) پاکستان ٹائمز کی ۲۸ جون ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر اخبار کے خصوصی نمائندہ کی رپورٹ شائع ہوئی۔ تفصیل یوں تھی۔

"راولپنڈی ۲۷ جون اتوار کو عوام کا موڈ اس سے مختلف تھا جو عموماً بجٹ کے بعد ہوا کرتا تھا۔ قیمتوں کے چڑھ جانے کے امکانی خوف اور خفگی کی بجائے عوام راحت بھی محسوس کر رہے ہیں۔ وہ اس بے رحم تلوار سے محفوظ ہو گئے ہیں جو عمومی معاشی بدحالی اور مشرقی پاکستان کے بحران کے پیش نظر ناگزیر معلوم ہوتی تھی۔ بجٹ کے دو نمایاں پہلو ہیں۔ ٹیکسوں کے عائد کرنے میں معقولیت اور خود پر انحصار کرنے کی اشد ضرورت۔"

(ج) روزنامہ نوائے وقت نے اپنی ۲۷ جون ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں حقیقت پسندانہ بجٹ کے عنوان سے اداریے میں لکھا۔

اس سال مشرقی پاکستان میں بغاوت و شورش کے باعث ملک و ملت جس اقتصادی زبوں حالی سے دوچار ہو گئے تھے۔ اس کے پیش نظر نئے ٹیکسوں کا نفاذ یا مروجہ ٹیکسوں میں اضافے کا امکان کچھ ناگزیر سا نظر آنے لگا تھا۔ اور کم و بیش ہر شعبہ زندگی کے لوگ اپنے ذہنوں کو ممکنہ ٹیکسوں کا مزید بوجھ قبول کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن یہ بڑے اطمینان کی بات ہے کہ نیا بجٹ تیار کرنے والوں نے خاصی حقیقت پسندی کا مظاہرہ کیا ہے اور صرف ایسے لوگوں پر ٹیکس عائد کئے ہیں جو واقعی ٹیکس ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ نئے میزانیہ کا یہ پہلو بھی بڑا خوشگوار ہے کہ اس میں ہوشربا گرانی کی سختی میں پسنے والے عوام کو کچھ سہولتیں دینے کی غرض سے اقدامات کئے گئے ہیں۔"

"نوائے وقت" مورخہ ۲۹ جون ۱۹۷۱ء میں شائع ہونے والی اپنی ڈائری میں جناب م۔ش لکھتے ہیں۔

"صدر کے اقتصادی مشیر جناب ایم ایم۔ احمد نے راولپنڈی میں اپنی بجٹ تقریر کا آغاز (اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے) پڑھ کر کیا۔ لیکن پاکستان کے اخبارات کا اس کا ذکر گول کر گئے۔ (بی۔ بی۔ سی نے جناب ایم ایم احمد کی تقریر کے صرف اس حصے کو نشر کیا جس میں پاکستان کی مالی مشکلات اور سیاسی پیچیدگیوں کا ذکر تھا۔ لیکن یہ بتانے کی زحمت گوارا نہ کی کہ ان مالی مشکلات کے باوجود بھی بجٹ میں عوام کی ضروریات زندگی پر مزید ٹیکسوں کا بار نہیں ڈالا گیا اور مشروط غیر ملکی امداد پر غور کرنے سے صاف انکار کر دیا۔"

آگے چل کر م۔ش لکھتے ہیں۔

"میرے خیال میں جناب ایم۔ ایم احمد پہلے فنانشل ایکسپرٹ ہیں جنہوں نے اپنی بجٹ تقریر میں پاکستان کے ایک نظریاتی مملکت ہونے کا واشگاف الفاظ میں اعلان کیا اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ پاکستان کے قیام میں اللہ تعالیٰ کی مشیّت کو دخل حاصل تھا۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کے ساتھ اس جذبے کو از سر نو فروغ دیں جو قیام پاکستان کا باعث ہوا تھا۔"

آگے لکھا ہے۔

"جناب ایم ایم احمد نے ایک غیرت مند محب الوطن پاکستانی کی حیثیت سے اس چیلنج کو بھی قبول کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے جو بیرونی ملکوں کی طرف سے مشروط مالی امداد کی شکل میں پاکستان کے سر پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہے۔ ایم۔ ایم احمد کا یہ اعلان پاکستان کے دشمنوں کے ناپاک منصوبوں پر بم بن کر گرے گا۔"

۲۹ جون ۱۹۷۱ء ہی کے نوائے وقت کے آخری صفحے پر حکیم محمد سعید کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "نیا بجٹ فی الواقع حقیقت پسندانہ ہے۔"

(س) "نوائے وقت" مورخہ ۳۰ جون ۱۹۷۱ء کے پہلے صفحے پر زیر عنوان "حکومت کے فیصلوں کا خیر مقدم" درج ہے۔

صاحبزادہ فیض الحسن صدر جمعیۃ علمائے پاکستان نے نئے بجٹ اور صدر پاکستان کی تقریر (انتقال اقتدار کے متعلق صدر یحییٰ خان کی نشری تقریر) کا پرجوش خیر مقدم کیا اور کہا کہ حکومت نے مشروط سیاسی امداد مسترد کر کے ایک خوددار اور غیرت مند قوم کی ترجمانی کی ہے۔ اب قوم پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ کفایت اور بچت کی مہم چلا کر خود کفیل ہونے کی کوشش کرے۔

(ص) "نوائے وقت" مورخہ ۲۷ جون ۱۹۷۱ء کے صفحہ اول کی ایک خبر

ایم ایم احمد کو مبارکباد۔

"راولپنڈی ۲۶ جون۔ آج جب ایم ایم احمد نے اپنی بجٹ تقریر ختم کی۔ تقریر میں موجود متعدد سرکردہ صنعتکاروں اور بنکاروں نے ایک اچھا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ یہ تقریر حسب سابق نہایت سادہ تھی۔

(ل) امروز کا افتتاحیہ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۷۱ء زیر عنوان "بجٹ تقریر" بجٹ تقریر کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس میں ملک و قوم کو دوسروں کی محتاجی سے نکلنے اور سہارے ڈھونڈنے کی بجائے اپنے وسائل پر بھروسہ کر کے خود کفالت حاصل کرتے اور اپنی پیداوار کی صلاحیتوں کو پوری ہمت اور مستعدی سے بروئے کار لانے کا پیغام بھی دیا گیا ہے۔ اور اس ضمن میں واضح اقدامات بھی تجویز کئے گئے ہیں۔ مسٹر ایم ایم احمد نے کہا ہے کہ خود کفالت کے ذریعے ترقی کی منزل پر پہنچنے کے لئے ضروری ہوگا کہ وسیع پیمانے پر پیداوار میں اضافے اور برآمدات میں اضافے کی کوشش کی جائے

(م) روزنامہ مشرق ۲۸ جون ۱۹۷۱ء کا اداریہ زیر عنوان "حقیقت پسندانہ بجٹ" "صدر کے اقتصادی مشیر ایم۔ ایم۔ احمد کے مرکزی بجٹ کو مجموعی طور پر متوازن، حقیقت پسندانہ اور ایک خوددار قوم کے شایانِ شان قرار دیا جا سکتا ہے۔"

آگے چل کر لکھا ہے۔

"عام آدمی پر ٹیکسوں کا بار بہت کم ڈالا گیا ہے اور ترقیاتی حکمت عملی میں مختلف علاقوں کے عوام کی خواہشات کا سنجیدگی سے جائزہ لیا گیا ہے۔ تاکہ معاشرتی انصاف کے پروگرام کا آغاز ہو سکے۔

(ن) "ڈان" مورخہ ۲۸ جون ۱۹۷۱ء میں بجٹ کے متعلق مختلف شخصیات کا اظہار خیال

(۱) اسلام آباد یونیورسٹی کے شعبہ اقتصادیات کے سینئر ریسرچ فیلو ڈاکٹر ایس۔ اے وینس نے کہا ہے کہ بجٹ کا اعلان ہو جانے کے بعد ماضی کے برعکس عام استعمال کی قیمتوں میں بڑھوتی کا کوئی خدشہ نہیں۔

(۲) راولپنڈی کے ایوان صنعت و تجارت کے صدر شیخ خورشید احمد نے کہا ہے۔ یہ ایک حقیقت پسندانہ بجٹ ہے جس کا مطمح نظر ایک عادلانہ سوسائٹی ہے۔ اس کا مجموعی طور پر یہ اثر نکلے گا کہ قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا جیسا کہ ڈر تھا۔ سوائے چند ایک اشیاء کے جیسا کہ تمباکو اور سوتی مصنوعات۔

(۳) لاہور میں گورنمنٹ آف پاکستان کے سابق اقتصادی مشیر ڈاکٹر انور اقبال قریشی نے کہا ہے۔ یہ بجٹ زبردست تعمیری غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ یہ رسمی قسم کا بجٹ نہیں ... انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ سب حالات کو پیش نظر رکھا جائے تو مسٹر ایم۔ ایم احمد نے عمدہ کام کیا ہے بجٹ کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ مختلف پالیسیوں کو صحیح طور پر بروئے کار لایا جائے۔

(۴) پاکستان جسٹس پارٹی کے صدر

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشکریہ نگار پاکستان۔ کراچی

اُردُو (ہندوستانی) مثلیں

ماہنامہ نگار پاکستان میں جس کے مدیر شہیر محترم ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب ہیں اکتوبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں مختلف ممالک کی ضرب الامثال شائع کی گئی ہیں۔ ہم ذیل میں اُردو کی ضرب الامثال درج کرتے ہیں۔ امید ہے ہمارے قارئین اس سے محظوظ ہونگے
(ادارہ)

- ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔
- نو نقد نہ تیرہ ادھار۔
- گد گدائیے وہیں تک جہاں تک ہنسی آئے۔
- آنکھوں کی اندھی نام نین سکھ۔
- پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل۔
- شیخ کیا جانے صابون کا بھاؤ۔
- پیڑ بوئے ببول کے داکھ کہاں سے کھائے
- دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے۔
- جو من میں بسے سو سپنے دسے۔
- چور کی داڑھی میں تنکا۔
- سوکھے دھانوں پانی پڑا۔
- سب سے بہتر ہے میاں صاحب سلامت دور کی۔
- کتا چوک چڑھائے چکی چاٹنے جائے۔
- بھائی دور۔ پڑوسی نیڑے۔
- ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔
- اندھوں میں کانا راجا۔
- عقل کا اندھا گانٹھ کا پورا۔
- وقت پڑے پر جانیے کو بیری کو میت۔
- مفت کا گھوڑا اور کے دانت۔
- نام بھلا یا چام۔
- لاکھ جائے پر ساکھ نہ جائے۔
- بھوک میں گولر بھی پکوان ہے۔
- اونچی دوکان پھیکا پکوان۔
- بغل میں چھری منہ میں رام رام۔
- آدھی چھوڑ ساری کو دھاوے۔ آدھی رہے نہ ساری پاوے۔
- مانس کے پہچاننے کو معاملہ کسوٹی ہے
- اندھے بانٹے ریوڑیاں پھر پھر اپنے ہی کو دے۔
- خدا رزالے کو ناخن نہ دے کہ سر کھجلائے
- ضرورت کو گدھے کو بھی سالا کہتے ہیں
- مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہے
- خالی بیٹھے شیطان سوجھے۔
- بھلے گھوڑے کو ایک چابک اور بھلے آدمی کو ایک بات۔
- پھویوں پھویوں تال بھرتا ہے۔
- کاغذ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی۔
- بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔
- ساجھے کی ہانڈی چوراہے میں پھوٹتی ہے
- دور کے ڈھول سہانے۔
- ایک مچھلی سارے جل کو گندہ کر دیتی ہے
- حاتم طائی کی گور پر لات مارتا ہے۔
- کانڑے کو کانڑا کہے کانڑا جائے بھک ہیچ ہیچ کر پوچھ لے تیری کیونکر پھوٹی آنکھ
- ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔
- جیسی کرنی ویسی بھرنی۔
- اتی کا بھلا نہ برسنا اتی کی بھلی نہ دھوپ۔ اتی کا بھلا نہ بولنا اتی کی بھلی نہ چپ۔
- منہ سے نکلی بات پرائی۔
- بھاڑ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان۔
- کال کرنتے آج کر آج کرنتے اب۔
- دوبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام
- آم کو آم ملے اور ملے پیچ کو پیچ۔
- جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔
- ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔
- دکھ بھاگا رام بسرا۔
- احسان لیجئے جھانکا نہ لیجئے شاہ جہانکا
- باتی ہاتھی پائی اور باتی ہاتھی پائے۔
- آج کاج بھا کاج۔
- برات عاشقاں بر شاخ آہو۔
- آم کھانے سے کام ہے یا پیڑ گننے سے۔
- اندھے کے آگے رونا اپنے دیدے کھونا۔
- الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔
- آنکھوں میں چربی آگئی ہے۔
- اندھا لاٹھی ایک بار کھوتا ہے۔
- بلی کو خواب میں چھچھڑے نظر آتے ہیں۔
- جس کے پیر نہ پھوٹے بوائی وہ کیا جانے پیر پرائی۔
- چاند کا تھوکا منہ پہ آتا ہے۔
- خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔
- کسان بھیلی دیگا پر گنا نہ دیگا۔
- ٹھگ جانے ہے ٹھگ کی بھاکھا۔
- ابھی دلی دور ہے۔
- جس ہانڈی میں کھاؤ اسی میں چھید مت کرو۔
- گھر سب سے اُتم پورب ہو یا پچھم۔
- یا سکھ نیند سویا مالا جپو۔
- ادھ جل گگری چھلکت جائے۔
- تیلی کا کام تنبول کرے چولھے میں آگ اُٹھے۔
- سیکھ واکو دیجئے جاکو سیکھ سہائے۔ سیکھ نہ دیجئے باندرا جو بئے کا گھر جائے

شذرات

انسانی حقوق کی پامالی

سندھ ہائی کورٹ کے جج جسٹس مامون قاضی نے گذشتہ روز کہا کہ انسانی حقوق کی پامالی کے واقعات ملک میں بڑھ رہے ہیں۔ اور وہ لوگ جو قانون کو لاگو کرنے کے ذمہ دار ہیں وہ بھی اس میں ملوث ہیں۔

آپ ایک قانونی تربیت کے پروگرام کی میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ اس میٹنگ کا تعلق خواتین سے ہے۔ اور ان وکلاء نے اس کا اہتمام کیا تھا۔ جو انسانی حقوق اور قانونی امداد کا خیال رکھتے اور اس پر عمل کرنے کے اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ جسٹس موصوف نے کہا کہ اگرچہ پاکستان نے اقوام متحدہ کے اس چیپٹر پر دستخط کئے ہوئے ہیں جس میں انسانی حقوق کی پاسداری کا ذکر ہے اور یہ دستخط ۱۹۴۸ء میں کئے گئے تھے۔ یہ افسوس کا مقام ہے کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے واقعات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ لوگوں کو ۲۴ گھنٹے سے زیادہ دیر تک بغیر وجہ بتائے حراست میں رکھا جاتا ہے درآں حالیکہ نہ ان کی ایف آئی آر درج ہوتی ہے اور نہ مجسٹریٹ کی طرف سے وارنٹ جاری ہوتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ ایسے واقعات بھی سامنے آئے ہیں کہ گرفتاری کے بعد ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ اور ایسے بھی جن میں ملزم کے رشتہ داروں کو اس لئے حراست میں لے لیا گیا ہے کہ ملزم بذات خود ہاتھ نہیں آسکا۔ اور یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ رشتہ دار ملزم کو قانون لاگو کرنے والے افراد کے حوالے کریں۔

مسٹر جسٹس مامون قاضی نے دستور پاکستان کے حوالے دیئے اور بتایا کہ اس کے مطابق انسانی حقوق کی پاسداری لازمی ہے۔ آپ نے دستور کی مختلف شقیں پڑھ کر سنائیں جہاں انسانی حقوق کا ذکر ہے۔ اور بتایا کہ شق ۲۵ کے مطابق ہر شخص کو قانون کے مطابق حفاظت دی جانی چاہیئے۔ لیکن ہوا ایسا رہا ہے کہ غریب لوگوں پر تو قانون لاگو ہو جاتا ہے۔ لیکن جب امراء کی باری آتی ہے تو پولیس ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کر دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ زیادہ تر گاؤں کے رہنے والے لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ دستور کی ایک شق نمبر ۱۴ کے متعلق آپ نے بتایا کہ ایک شریف شہری اور ایک بہت بڑے مجرم سے مختلف قسم کا سلوک ہونا چاہیئے۔ لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ان دونوں سے ایک جیسا سلوک ہوتا ہے آپ نے چادر اور چار دیواری کا بھی ذکر کیا کہ اس سلسلے میں بھی پورا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اس موقعہ پر جن دوسرے احباب نے خطاب کیا ان میں مسٹر ایس۔ اے نفرت سابق چیف الیکشن کمشنر ڈاکٹر طاہرہ آفتاب جن کا تعلق کراچی یونیورسٹی کے ایک ایکسلنس فار وومنز سٹڈیز کے مرکز سے ہے۔ مس ریحانہ حکیم صحافی اور مسز سکینہ صدیقی جو کراچی ایڈمنسٹریشن خواتین کی بہبود کی سوسائٹی کی صدر ہیں۔ انسانی حقوق کی پاسداری کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے کسی کو بلا وجہ تنگ نہ کیا جائے۔ سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے۔ جس سے مطلب یہ ہے کہ جس سلوک کا جو حقدار ہو مجرم کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک اور شرفاء کے ساتھ شرفاء جیسا سلوک تاکہ لوگ امن اور چین سے زندگی بسر کر سکیں اور اپنی جان اور اپنے مال کو قانون لاگو کرنے والوں کی نظروں کے سامنے پوری طرح محفوظ تصور کریں۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

دین آسان ہے اور دین کو آسانی سے اختیار کرنے کے رستے بھی خوب کھلے ہوئے ہیں اس لئے آسان رستوں سے دین میں داخل ہوں اور سب سے آسان رستہ قلبی واردات کا رستہ ہے۔ سب سے زیادہ پیار کا رستہ۔ سب سے زیادہ محبت کا رستہ۔ سب سے زیادہ لذتوں کا رستہ، قلبی واردات کا رستہ ہے، اس رستے سے جب آپ اپنے رب کے ساتھ تعلق جوڑیں گی تو رفتہ رفتہ دنیا کی محبت از خود ٹھنڈی ہوتی چلی جائیگی اور بے معنی ہوتی چلی جائے گی اور بے حقیقت ہوتی چلی جائے گی۔

(الفضل ۲۵، اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برازیل ـــ سرزمین اور لوگ

برازیل، امریکہ، کینیڈا اور چین کے بعد دنیا کا چوتھا بڑا ملک ہے۔ اور ملک کی بجائے اسکو براعظم کہا جائے تو کوئی ایسا غلط نہ ہوگا۔ ملک کی آبادی ۱۵ کروڑ ۶۰ لاکھ کے قریب ہے۔ جس میں سے ۷۰ فی صد لوگ تیس سال سے کم عمر کے ہیں۔ جنوبی امریکہ کے براعظم کا نصف برازیل پر مشتمل ہے۔ اور اس کے صاف شفاف سمندری ساحل کی لمبائی ۴۶۰۰ میل ہے جو کہ جنوبی اٹلانٹک پر واقع ہے۔ ملک کا زیادہ حصہ سطح سمندر سے ۶۵۰ فٹ بلند ہے۔ برازیل کا رقبہ ۳،۲۸۵،۶۳۲ مربع میل ہے اور اسطرح یہ یورپ یا امریکہ سے تقریباً نصف ہے اس ملک میں ہر قسم کا موسم پایا جاتا ہے شمالی علاقے کا موسم انتہائی گرم ہے جو سال بھر میں کبھی بھی ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ جبکہ جنوبی حصے میں موسم خوشگوار ہوتا ہے اور سردیوں میں برف باری بھی ہوتی ہے۔

سیاسی طور پر برازیل کو ۲۶ ریاستوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ برازیلیا جو ملک کا دارالحکومت ہے وہ فیڈرل علاقہ ہے۔ ملک کو پانچ علاقوں میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ہر علاقہ کی اپنی اپنی خصوصیات اور علیحدہ شناخت ہے۔ اور اگر ان علاقوں کے سماجی، ثقافتی، اور جغرافیائی فرقوں کو دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہر ایک، ایک علیحدہ ملک ہے۔

مختصر تاریخ سب سے پہلے ایک پرتگالی ملاح نے یہ ملک ۱۵۰۰ء میں دریافت کیا۔ اس وقت سے برازیل کی تاریخ مختلف تجارتی ادوار سے پہچانی جا سکتی ہے۔ سب سے پہلے لکڑی کو برآمد کرنے کا دور ہے پھر ۱۷ ویں صدی میں برازیل سب سے بڑا چینی کا برآمدی ملک بن گیا۔ اس دور میں گنے کے کھیتوں میں کام کرنے کے لئے بہت سارے افریقی غلام لائے گئے۔ چینی کے بعد اگلا دور سونے اور ہیروں کی برآمد کا دور تھا۔ لیکن ۱۹ ویں صدی کے نصف میں کافی نے اس کی جگہ لے لی اور آج بھی برازیل کی آمد کا زیادہ تر حصہ کافی سے ہی حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ۱۹ ویں صدی کے آخر میں ربڑ کا شور و غوغا ہوا جس کی وجہ سے برازیل کے شمالی علاقے کی ترقی اور امارت میں اضافہ ہوا۔

۱۸۰۰ء میں جب نپولین نے پرتگال پر حملہ کیا تو پرتگال کا بادشاہ ڈان جاؤ (DON JAAO) بھاگ کر برازیل آگیا اور یہاں سے وہ اپنی سلطنت کا کاروبار چلاتا رہا۔ ۱۸۱۹ء میں پرتگال سے آزادی کی پہلی تحریک شروع ہوئی لیکن جلد ہی اسے سختی سے دبا دیا گیا۔ لیکن ۱۸۲۲ء میں پرتگال سے آزادی کا اعلان کر دیا گیا۔ اور ڈوم پیڈرو I نے بطور بادشاہ کے حکومت شروع کی۔ ۱۸۴۰ء میں اس کے بیٹے ڈوم پیڈرو II کا دور حکومت شروع ہوا۔ لیکن ۱۸۸۹ء میں ایک انقلاب کے ذریعے برازیل کو ریپبلک قرار دیا گیا اور بادشاہت ختم کر دی گئی۔ اسی وقت غلامی کو بھی قانوناً ختم کر دیا گیا۔

۱۹۴۰ء میں صنعتی ترقی سے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ اور زرعی اشیاء کے ساتھ ساتھ برازیل بھاری مشینری جوتے اور سٹیل کی اشیاء بھی برآمد کرنے لگا۔

لوگ سب سے پہلے جو پرتگالی لوگ آئے تھے وہ جلد ہی قدیم باشندوں اور افریقی غلاموں کے ساتھ مل جل گئے۔ اسکے بعد ولندیزی اور فرانسیسی بھی پہنچ گئے اور پھر بے شمار جرمن، اٹالین، پولش اور جاپانی لوگ برازیل آ گئے۔ اور اس وقت برازیلی قوم دنیا بھر میں سب سے زیادہ نسلی طور پر مخلوط قوم ہے۔

مذاہب اگرچہ کیتھولک مذہب والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے لیکن اس کے علاوہ پراٹسٹنٹ، یہودی، ایونجلیکل عیسائی مذاہب کے علاوہ افریقہ کے لوگوں کے توہم پرست مذاہب بھی عام ملتے ہیں۔

ایمیزن برازیل کا شمالی نصف تمام کا تمام ایمیزان رین فارسٹ سے ڈھکا ہوا ہے۔ یہ جنگل اور یہ دریا، پودوں، درختوں جانوروں بلکہ انسانوں کی زندگی پر بھی حاوی ہیں۔ عجیب و غریب پرندے اور جانور اپنے بے نظیر رنگوں اور آوازوں کے ساتھ اس علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ ایمیزان دنیا کا سب سے بڑا رین فارسٹ ہے۔ اور کل برازیل کے ۴۰ فی صد پر مشتمل ہے۔ یہ جنگل دنیا کی آکسیجن کا ۵۰ فی صد مہیا کرتا ہے۔ یہ علاقہ سائنس دانوں فوٹوگرافروں اور مچھلی کے شکاریوں کی جنت کہا جا سکتا ہے۔ دنیا کے ۲۰ سب سے بڑے دریاؤں میں سے دس ایمیزان کے علاقے میں بہتے ہیں۔ خود ایمیزان کا دریا ۴۰۸۰ میل لمبا ہے۔ جس میں سے ۲۲۴۶ میل برازیل میں ہے۔ اس علاقے میں زیادہ تر آمدورفت دریاؤں کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔ ایمیزان دریا سمندر میں گرنے سے پہلے دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک شاخ پر بیلیم کا شہر واقع ہے جو ایک بندرگاہ بھی ہے اور اس علاقے کی ریاست پارہ کا دارالحکومت بھی۔

برازیل کا نیا دارالحکومت برازیلیا ہے جو کہ ملک کے تقریباً وسط میں ہے ابھی تک یہ علاقہ زیادہ تر ویران اور غیر آباد ہے لیکن اس علاقے میں نہایت خوبصورت دریا اراگوآئیا بہتا ہے جس کے ارد گرد دنیا کی سب سے بڑی اور عظیم الشان وائلڈ لائف ریزرو واقع ہیں۔ جن کو پنٹانال مارشل لینڈ کہتے ہیں۔ سیاحوں کے لئے یہ ایک مثالی جگہ ہے۔ دنیا کی ہاؤ ہو سے بالکل الگ اور فطرتی اور قدرتی مناظر سے بھرپور۔

لیکن اس قدرتی ماحول کے درمیان برازیلیا بذات خود ایک عظیم الشان شہر ہے۔ عمارتوں کا جدید فن تعمیر اور عظیم ڈیزائن حیران کن حد تک جرأت مندانہ ہے۔ الوورا ڈا پیلس نیشنل کیتھیڈرل اور نیشنل کانگریس کی عمارتیں خاص عظمت کی مظہر ہیں اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

شمال مشرقی علاقہ سب سے پہلے آباد کیا گیا تھا۔ اور برازیل کے دو سب سے بڑے شہر ساؤ پاؤلو اور ریو ڈی جنیرو اسی علاقے میں ہیں ساؤ پاؤلو تجارت اور صنعت کا مرکز ہے جب کہ ریو ڈی جنیرو ثقافتی مرکز ہے جہاں زندگی آہستہ اور نرم رو ہے۔ اس کے ارد گرد دنیا کے بہترین تفریحی سمندری ساحل واقع ہیں شہر کے اسی لاکھ لوگ "کاری او کاز" کہلاتے ہیں۔ یہ ملنسار اور آزاد منش لوگ ہیں۔ اس شہر میں آپ دن رات کسی وقت بھی اپنی مرضی کے مطابق کچھ نہ کچھ تفریح ڈھونڈ سکتے ہیں۔ یہ شہر آرٹ اور فیشن کا بھی مرکز ہے۔ لوکل گیلیریز اور عجائب گھروں میں آپ مشہور نیشنل اور انٹرنیشنل فن کاروں کے آرٹ سے محظوظ ہو سکتے ہیں۔ دنیا کا سب سے بڑا ماراکانا سٹیڈیم بھی اسی شہر میں ہے اس میں ۱،۸۰،۰۰۰ تماشائی بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر آپ کبھی اس سٹیڈیم میں کوئی میچ دیکھنے جائیں تو تین چیزیں دیکھنے والی ہوتی ہیں۔ میچ جو کھیلا جا رہا ہے اور سٹیڈیم جسمیں یہ میچ کھیلا جا رہا ہے اور سب سے بڑھ کر میچ دیکھنے والی پبلک بھی قابل دید ہوتی ہے۔ ان گیم کے مداحین کا اچھلنا کودنا اور ہنگامہ آرائی دیکھنے کی چیز ہوتی ہے۔

فٹ بال برازیل کا نیشنل کھیل ہے۔

ساؤ پاؤلو جنوبی امریکہ کا ایک بہت اہم تجارتی صنعتی اور اقتصادی مرکز ہے۔ یہ جنوبی امریکہ کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ جلد ہی دنیا کا سب سے گنجان آباد شہر بن جائے۔ شہر کے ۳۴،۰۰۰ کارخانوں میں ۸،۰۰،۰۰۰ مزدور کام کرتے ہیں اور برازیل کی ۴۰ فی صد صنعتی پیداوار اسی شہر میں تیار کی جاتی ہے۔

آپ کا خط ملا

مکرمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں:

اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں برکت دے اور آپ کو صحت و تندرستی والی عمر خضر عطا فرمائے۔ اور آپ کو مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔ سیفی صاحب میں پچھلے کئی دنوں سے خط لکھنے کا سوچ رہی تھی۔ مگر مضمون سمجھ نہیں آ رہا تھا کوئی بھی باربط تحریر نہیں بن پا رہی تھی۔ بالآخر چند شکستہ سے جملے لکھ رہی ہوں۔ بفضل خدا آپ سے تو ہر روز ہی الفضل کے ذریعے ملاقات ہوتی ہے۔ الفضل کا خوبصورت پرچہ جب ہاتھ میں آتا ہے تو آپ کے لئے اور الفضل کے تمام عملے کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے کہ آپ سب یہ فریضہ کیسی خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہیں۔ الفضل سے ہر روز نئی چیزیں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ اور علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ مصروفیت کے باعث کبھی کبھی مطالعہ کا موقع بالکل نہیں ملتا تو ایسے میں الفضل ہی اس پیاس کو بجھاتا ہے اور افکار عالیہ، علمی مسائل، تلقین عمل اور ہماری تاریخ یہ سب کالم پڑھ کر واقعی محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے آج کچھ سیکھا ہے ورنہ خود تو کتابیں ڈھونڈ کر پڑھنے کا کئی دفعہ موقع ہی نہیں ملتا اور اگر ایک دفعہ پڑھ لیں تو دوسری دفعہ پڑھنے کا موقع نہیں ملتا ایسے میں الفضل ہی سے دہرائی ہوتی ہے سیفی صاحب! آپ کو یہ خط میں نے اس لئے لکھا ہے کہ میں لکھنے والوں میں سے تو نہیں ہوں کہ الفضل کے لئے کچھ نہ کچھ لکھ کر بھیجتی رہوں اور نہ ہی میرا ایسا کوئی وسیع علم ہے کہ میں مختلف موضوعات پر لکھ سکوں ہاں مگر آپ اس کو ایک دعائیہ نگارش ضرور سمجھیں اور میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دینی و دنیوی علوم وافر عطا فرمائے۔ میں نے بی اے کا امتحان دیا ہے اس میں میری کامیابی کے لئے دعا کریں۔ آپ کے یہ اشعار مجھے بہت پسند آئے۔

میں نے بھی کچھ شمعیں رکھ دی ہیں گھر کی دیوار و در پر
رات کی تاریکی میں تجھ کو مجھ تک نیچے آنا ہے

تجھے پاؤں گا، تجھے پاؤں گا، میں ہر اک رستے سے آؤنگا
تیرا قرب میرا بہشت ہے کہیں اور مجھ کو اماں نہیں

ویسے تو آپ کا ہر شعر ہی بہت اچھا لگتا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ۲۶ نومبر۔ سردی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ ہلکی رفتار سے۔ ایک اور بارش ہوئی اور ہوا چلی تو سردی یکدم بڑھ جائے گی۔

○ وزیراعظم پاکستان نے شیخوپورہ میں مسلم لیگ کے کارکنوں کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام نے آئی جے آئی کو مینڈیٹ دیا ہے اس لئے ہم انہیں مایوس نہیں کریں گے۔ اور کسی کو امن و امان میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ تمام رکاوٹوں کے باوجود عوامی فلاح و بہبود کی پالیسیاں جاری رکھیں گے۔

○ مسلح افواج کے تینوں سربراہوں کا ایک اہم اجلاس راولپنڈی میں ہوا جس میں لانگ مارچ سمیت ملک کی سلامتی اور دفاع سے متعلق اہم امور پر غور ہوا۔ ذمہ دار ذرائع نے بتایا ہے کہ جنرل شمیم عالم خان بہت جلد لانگ مارچ کے بارے میں سامنے آنے والے خیالات سے صدر غلام اسحٰق کو آگاہ کریں گے۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ پی ڈی اے کے لانگ مارچ کے سلسلے میں لیبیا کے صدر معمر قذافی اور امریکی سٹینڈ پیل نے وزیراعظم نواز شریف کے نام خطوط لکھے ہیں جن میں پاکستان میں ۱۸ نومبر کو ہونے والے واقعات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ پی ڈی اے کی رہنما محترمہ بے نظیر بھٹو نے لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی صد سالہ تقریبات میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی خزانے کی لوٹ مار انسانی حقوق کی خلاف ورزی، شہری آزادیوں کی پامالی، پرامن جلوسوں پر لاٹھی چارج، آنسو گیس تشدد، بلاجواز گرفتاریوں اور انتقامی کارروائیوں کے ذریعہ موجودہ حکمران کب تک اپنے اقتدار کو طول دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو اب اوچھے ہتھکنڈوں سے نہیں روکا جا سکتا۔

○ وزیراعظم آج لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی صد سالہ تقریب میں شرکت نہیں کریں گے۔ وزیراعظم ہاؤس کے ترجمان کے مطابق وزیراعظم مصروفیت کے باعث اس تقریب میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ لاہور میں بے نظیر بھٹو کا عوام نے جس قدر والہانہ انداز میں استقبال کیا ہے وہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ بے نظیر عوام کو اپنا ہمنوا بنانے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ بے نظیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ ریفرنڈم کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

○ اقوام متحدہ نے "نسلی صفائی" کا ذمہ دار سربیا کو ٹھہرا دیا ہے بوسنیا ہرزیگووینا کے قتل و غارت دہشت گردی اور گھروں کی تباہی کے واقعات میں سربیائی فوج اور سیاست دان شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے نمائندے نے اپنی تیسری رپورٹ میں لکھا ہے کہ سربیائی جبر و تشدد کو بند نہ کرایا گیا تو مزید علاقے اس کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔

○ بھارتی وزیراعظم نے رام مندر کی تعمیر روکنے کے لئے فوج بھیج دی ہے۔

○ ڈھاکہ ائرپورٹ پر پاکستان سے بھیجے گئے سامان سے ۱۰ پستول برآمد ہوئے۔

○ برما میں ڈھائی لاکھ مسلمانوں کی حالتِ زار پر اقوام متحدہ نے اظہار تشویش کیا ہے۔

○ انڈین ائر لائنز کے پائیلٹ ۶ دسمبر سے ہڑتال کریں گے۔

○ عراق نے کرد شیعہ آبادی پر پابندیاں لگا دی ہیں۔

○ برازیل میں بے گھر بچوں کو آوارہ کتے سمجھ کر مار ڈالنے کی کارروائیاں بڑھ گئی ہیں۔ روزانہ چار سے سات تک کی تعداد میں بے گھر بچوں کو برازیل حکومت مار ڈالتی ہے۔

○ اقوام متحدہ نے اپنے تازہ ترین نقشہ میں کشمیر کو متنازعہ علاقہ دکھایا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں شدید جھڑپوں کے دوران ۲ فوجی اور چھ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ فوجیوں نے مختلف علاقوں میں ۱۰ مکانوں کو آگ لگا دی ہے۔

○ عالمی بنک نے روس کو ساڑھے سات کروڑ ڈالر قرضہ دینا منظور کیا ہے۔

○ ملکہ برطانیہ نے شاہی خاندان کی کمزوریوں کو تسلیم کر لیا ہے۔

○ فرانسیسی صدر متراں تین روزہ دورے پر تل ابیب پہنچ گئے ہیں۔

○ چینی مندوب نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں کہا ہے کہ انسانی حقوق کے بارے میں پچھلی تمام قرار دادیں صرف ترقی پذیر ملکوں کے خلاف منظور کی گئی ہیں اور ان میں سے ایک بھی اس ملک کے خلاف نہیں جو اسے تیار کرنے میں شامل ہوتا ہے۔

○ کویتی اخبار الفجر الجدید نے لکھا ہے کہ شاہ حسین خانہ جنگی کے نتیجے میں معزول ہو جائیں گے۔

○ اقوام متحدہ نے بوسنیا کے محصور شہروں کے لئے امدادی سامان روانہ کر دیا ہے۔

○ سرب حملہ آوروں نے ۲۰۰ مساجد کو پوری طرح شہید کر دیا ہے۔ جبکہ ۱۰۰ مساجد کو جزوی طور پر نقصان پہنچایا گیا ہے۔

○ بوسنیا کے بارے میں استنبول میں بین الاقوامی کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔

بقیہ: صا سے آگے

نتیجہ میں اس کا پیار آپ سے بڑھے۔ غرض دو طرفہ سلسلے ہوتے ہیں محبت کے۔ اور یہ دونوں بڑھنے چاہئیں۔ اس لئے خدا کبھی عطا کر دیتا ہے کبھی نہیں بھی کرتا۔ وہ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ مجھ سے پھر کیا سلوک کرتا ہے۔ وفا کے نتیجہ میں محبت بڑھتی ہے۔ بے وفائی سے محبت کو نقصان پہنچتا ہے۔ وفا ہے جو سیکھنی چاہئے۔ یعنی ہر حال میں اپنے رب سے راضی رہنا۔

(تقریر فرمودہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

بقیہ صہ سے آگے

میاں منظر بشیر نے کہا۔ "بجٹ کی سب سے خوش کن بات یہ ہے کہ عام آدمی کو انسانی بیماری کی وجہ سے چھوٹ دی گئی ہے۔

بقیہ صلا سے آگے

ہے۔ شاعری کے حوالے سے نویں بہت عرصے سے آپ سے متاثر ہوں اور عبدالمنان ناہید صاحب کی نظمیں بھی بہت اچھی ہوتی ہیں۔ اب میں خط ختم کرتی ہوں۔ یہ خط میں نے صرف دعا کی غرض سے لکھا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

ضرورت لیڈی ٹیچرز

ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ کو اپنے ادارے نصرت جہاں اکیڈیمی (جونیئر سیکشن) ربوہ کو چند لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے امیدواروں کے لئے کم از کم تعلیمی معیار بی۔اے مقرر ہے۔ بی اے بی ایڈ، بی۔ ایس۔ سی، بی ایڈ، ایم اے۔ بی ایڈ ایم اے، ایم ایس سی، اے لیول (A-Level)، او لیول (O-Level) درخواست دینے کی اہل ہیں تاہم تمام امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ انگریزی زبان (English Language) پر مکمل عبور رکھتی ہوں۔ کوالیفائڈ ٹیچرز کو ترجیح دی جائے گی۔ مطلوبہ معیار پر پورا اترنے والی ملازمت کی خواہش مند اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ پوسٹ بکس نمبر ۱۷، ربوہ یا نظارت تعلیم میں فوری بھجوائیں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ)

احباب متوجہ ہوں

○ ماہنامہ "خالد" عنقریب سلسلہ احمدیہ کے ایک متبحر عالم اور مفتی سلسلہ احمدیہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کی شخصیت علمی کارہائے نمایاں اور ان کی جماعتی خدمات اور حسنِ سیرت کو اجاگر کرنے کیلئے ایک خصوصی نمبر کا اہتمام کر رہا ہے۔ براہ مہربانی اس ضمن میں اپنی یادداشتیں اور ان سے متعلق اپنے تاثرات "دفتر ماہنامہ خالد ایوان محمود ربوہ" میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ براہ کرم اپنا مضمون صفحہ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر فرمائیں۔

(ایڈیٹر ماہنامہ "خالد")

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ اس سال آٹھ تا چودہ جنوری کو ہفتہ تربیت منایا جائے گا۔ ناظمین اطفال کو اس کا پروگرام بھجوایا جا رہا ہے۔ اس کے مطابق اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں اور ہفتہ کے اختتام پر اس کی رپورٹ مرکز میں جلد سے جلد بھجوائیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

ماسخورہ ۔ پائیوریا ۔ دانتوں کو ٹھنڈا گرم لگنے مسوڑھوں سے خون پیپ کے آنے کا کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
مصنوعی دانت بغیر تالو، بغیر تار لندن اور جرمنی کے جدید طریقہ سے فکس لگائے جاتے ہیں۔

بشیر ڈینٹل کلینک

پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ نزد صدر چونگی
فون نمبر ——— ۹۴۵۰

پاک گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون : ۵۵۰/۶۴۳
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

دانتوں کا معائنہ مفت ۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد ۴ بجے تا ۸ بجے شام

اعلان داخلہ

احباب کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ہم ربوہ میں پہلی بار انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کا نرسری سکول کھول رہے ہیں۔ نرسری کا اجراء اللہ نے چاہا تو یکم جنوری ۱۹۹۳ء کو ہو جائے گا۔ اس نرسری میں داخلے کی عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال تک ہے۔ نرسری کے بعد بچے پریپ کلاس میں نصرت جہاں اکیڈیمی یا کسی بھی اچھے سکول میں داخل ہونے کے قابل ہو جائیں گے۔ نرسری میں داخلہ ۶ دسمبر سے شروع ہوگا۔

——— داخلہ صبح ۸ بجے سے لے کر شام ۴ بجے تک ہوگا ———

مینیجر: **الصادق ماڈرن نرسری سکول** ۲۲/۴ دارالرحمت شرقی الف ربوہ (نزد اقصیٰ چوک)

علاج اور مشورہ کیلئے قدیمی، شہرہ آفاق

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 11-89

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا

خریدنے کے لئے

نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱-ہال روڈ۔ لاہور
فون ۶۱۶۲۴
۲۲۶۵۰۸

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS 200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس ——— STERILITY COURSE RS 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS 100/-
——— تفصیلی لٹریچر مفت ———
کیور ہومیو ڈیلین (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون : ۶۰۶ - ۷۷۱

HASHMI ASSOCIATES
(PROPERTY CONSULTANTS)

پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید فروخت کیلئے آپ کا اپنا اور قابل اعتماد ادارہ

ہاشمی ایسوسی ایٹس

پتہ : ۵ مہران پلازہ G/9 مرکز اسلام آباد
فون ◄ ۲۵۳۵۲۶
۸۵۲۶۵۹